بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل
قادیان

یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر [illegible]

جلد ۳۰ | ۱۵ ماہ ظہور ۱۳۲۱ ہش | ۲ ماہ شعبان ۱۳۶۱ھ | ۱۵ ماہ اگست ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۸۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ ماہ ظہور ۱۳۲۱ ہش۔ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اپنے خط مورخہ ۱۰ ماہ ظہور ۱۳۲۱ ہش میں پالم پور سے تحریر فرماتے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کل ۵ بجے کے قریب بخیریت پالم پور پہونچے۔ حضور کی طبیعت راستہ میں نسبتاً اچھی رہی۔ اور رات کے وقت بھی اچھی رہی۔ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل صحت عطا فرمائے۔ حضور کے اہل بیت اور خدام بھی خیریت سے ہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نزلہ۔ ضعف اور جسم میں درد کی شکایت ہے احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی عبدالغفور صاحب کو بسلسلہ تبلیغ مونگ رسول بھیجا گیا۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۲ ماہ شعبان ۱۳۶۱ھ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ایک مامور اور دُنیوی لیڈر میں فرق

ایک گزشتہ پرچہ میں آسمانی اور زمینی تحریکات میں ایک بین فرق یہ بتایا گیا ہے کہ آسمانی ندا اہل زمین کے رحجانات اور میلانات کے بالکل خلاف ہوتی ہے۔ مامورین الٰہی انسانی خیالات کی کشتی کو دریا کے چڑھاؤ کی طرف لے جانا چاہتے ہیں۔ لیکن زمینی تحریکات اس زمانہ کے لوگوں کے طبعی امیال و عواطف کی آئینہ دار اور ان کا عکس ہوتی ہیں۔ ایک شخص اُٹھ کر وُہ بات برملا کہدیتا ہے۔ جو عام طور پر لوگوں کے قلوب میں چٹکیاں لے رہی ہوتی ہے۔ اور عوام کے خیالات کی کشتی کو دریا کے بہاؤ کے ساتھ ساتھ کھینا شروع کر دیتا ہے۔ لیکن اس فرق کے باوجود آسمانی تحریکات کی کامیابی بہت زیادہ شاندار۔ بہت زیادہ پائدار اور بہت زیادہ ہمہ گیر ہوتی ہے۔ جو اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ انہیں تائید الٰہی حاصل ہے۔ اور اسی کے باعث وُہ مخالف حالات میں سرسبز اور شاداب ہو جاتی ہیں۔

دوسرا بہت بڑا فرق یہ ہے۔ کہ کوئی ایسی تحریک جس کا تعلق انسانی ذہنیت کی تبدیلی اور قلبی تغیر سے ہو۔ مامورین الٰہی کے بغیر کامیاب نہیں ہوسکتی۔ یہ تو ہوسکتا ہے کہ انفرادی طور پر کوئی لیڈر سینکڑوں ہزاروں بلکہ لاکھوں انسانوں کا ممدوح ہو جائے لوگ اس کے ساتھ انتہائی عقیدت۔ اور خلوص کا اظہار کریں۔ اس کے لئے حد درجہ احترام کے جذبات ظاہر کریں اس کی پیش کردہ باتوں کو سراہیں۔ اور اس کے نظریات کو قابل قدر سمجھیں لیکن یہ کہ اس لیڈر کی باتیں ان کے قلوب میں تغیر پیدا کر دیں۔ ان کی ذہنیتوں میں ایسی تبدیلی کر دیں۔ اور ایک ایسی جماعت قائم کر دیں۔ جو اس کی باتوں کو مدارِ نجات یقین کرنے لگے۔ اور اس سے سرمو انحراف گناہ سمجھے۔ ناممکن ہے۔ عملی زندگی میں تغیر اور پاک تغیر جو انسان کی کایاپلٹ دے۔ اور جو اس کے تمام جذبات احساسات اور رحجانات پر موت طاری کر کے اسے اپنے رنگ میں ایسا رنگین کر دے گویا مشکل ہے یہ ایک بہت بڑا فرق ہے۔ مامورین۔ اور غیر مامورین میں دُنیوی لیڈروں کے ساتھ لوگ انتہائی عقیدت بھی رکھتے ہیں۔ ان کی باتوں کی قدر بھی کرتے ہیں۔ لیکن یہ کہ وُہ لیڈر کوئی ایسی قوم پیدا کر دیں جو ان کے خیالات کو اپنے عقائد میں شامل کرلے۔ اور ان کے نظریات کو مدارِ نجات سمجھ لے۔ بالکل ناممکن ہے یہ خصوصیت مامورین اور مرسلین ہی کو حاصل ہے۔

اس کی مثال گاندھی جی کی ذات میں ملتی ہے۔ ہندوستان میں انہیں بہت بلند پایہ لیڈر سمجھا جاتا ہے۔ انہیں مہاتما کا درجہ دیا جاتا ہے۔ اور ہندوستان کا نجات دہندہ خیال کیا جاتا ہے۔ ہندو ان کی بے حد عزت کرتے ہیں۔ اور ان کے لئے بڑی بڑی قربانیاں بھی کرتے ہیں۔ لیکن اس قدر اثر رکھنے کے باوجود گاندھی جی ہندوستان میں کوئی قوم ایسی پیدا نہیں کرسکے۔ جو ان کے نظریات کو اپنے عقائد میں شامل کرے۔ اور کوئی ایسا طبقہ نظر نہیں آتا۔ جس کی عملی زندگی میں گاندھی جی نے کوئی تغیر پیدا کر دیا ہو۔ لوگ ان کی جے کے نعرے لگائیں گے۔ ان کی اپیل پر لاکھوں روپیہ چندہ بھی اکٹھا کر دیں گے۔ اور ان کی تحریک پر جانی قربانیوں کے لئے بھی آگے آجائیں گے۔ قید و بند کے مصائب جھیل لیں گے۔ بلکہ جانیں تک بھی ہنگامی جذبات سے متاثر ہو کر دے دیں گے۔ لیکن یہ کہ کوئی ایسی جماعت ہو۔ جو گاندھی جی کے نظریات اور ان کی تعلیم پر اپنی زندگی کے پروگرام کی بنیاد رکھے۔ اور جو اپنے اندر یہ عزم پیدا کرلے۔ کہ خود بھی اس لائحہ عمل کے مطابق زندگی بسر کرے گی اور اپنی نسلوں کو بھی اسی کی تربیت اور تعلیم دے گی۔ اور اس تعلیم کو دُنیا میں جاری و ساری کرنے کے لئے غیر محدود زمانہ تک ٹھوس قربانیاں کرنے سے کبھی دریغ نہ کرے گی۔ یہ کبھی نہیں ہوسکتا۔ اور یہی فرق ہے۔ مامورین و غیر مامورین میں۔

اس بات کو زیادہ وضاحت سے یُوں سمجھ سکتے ہیں۔ کہ گاندھی جی "عدم تشدد" کے عقیدہ پر انتہائی یقین رکھتے ہیں۔ ان کے نزدیک نہ صرف ہندوستان۔ بلکہ تمام دُنیا کی نجات اسی سے وابستہ ہے اور وُہ ہمیشہ اس کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔ لیکن عملی حالت میں وُہ کوئی تغیر پیدا کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکے۔ جب بھی کوئی موقعہ آیا۔ وُہی لوگ جو ان کے نام پر جانیں نچھاور کرنے کے دعوے کرتے ہیں۔ اور جو انہیں دُنیا کا سب سے بڑا انسان بتاتے ہیں۔ ان کے احکام کو پرے پھینک دیتے ہیں۔ اور ان کی زندگی میں گاندھی جی کے نظریات و تعلیمات کا کوئی ہلکا سا نقش بھی دکھائی نہیں دیتا۔ چنانچہ حال ہی میں ہندوستان کے طول و عرض میں گاندھی بھگتوں اور عدم تشدد کے پیروؤں نے جو کچھ کیا اور کر رہے ہیں۔ وُہ ہمارے اس خیال کی تصدیق

کے لئے کافی ہے ٭

اس کے بالمقابل دیکھئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ایک رنگ میں تشدد سے اجتناب کی تعلیم دی۔ گاندھی جی کی طرح کا بے معنی اور ناقابل عمل عدم تشدد تو آپ نے نہیں سکھایا لیکن یہ تعلیم آپ نے ضرور دی۔ کہ حکومت سے اگر کوئی شکایت ہو تو اسے آئینی رنگ میں دُور کرایا جائے۔ قانون شکنی اور بغاوت کی راہ نہ اختیار کی جائے۔ حتیٰ کہ کسی حکم کے خلاف احتجاج بصورت قانون شکنی بھی آپ نے ناجائز قرار دے دیا۔ اور ایک جماعت ایسی پیدا کر دی جس کے رگ وپے میں پابندیٔ قانون اور آئین پرستی شامل ہے۔ کئی ایسے مواقع آئے۔ جب جماعت احمدیہ کے جذبات انتہائی طور پر کچلے گئے۔ اور انتہائی اشتعال دلایا گیا۔ دوسرے لوگوں کی طرف سے بھی اور حکومت کے کارندوں کی طرف سے بھی۔ لیکن وُہ خون کے گھونٹ پی کر رہ گئے محض اس وجہ سے کہ وہ احمدی ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے سے منع فرما دیا ہے۔ احرار کی شورش کے ایام میں بالخصوص قادیان میں جو کچھ ہوتا رہا۔ احمدیوں کے جذبات کو کچلا گیا۔ اور ان کے نازک ترین احساسات کو مجروح کیا گیا۔ ان کے بزرگوں کی شان میں برملا کھلے بندوں گالیاں دی جاتی رہیں۔ ان کے مالکانہ حقوق غصب کرنے کی کوشش کی گئیں حتیٰ کہ انہیں اپنے مقبوضہ

وملوکہ قبرستان میں مردے دفن کرنے سے بھی روکا گیا۔ اور انتہا یہ کہ ہمارے آقا زادہ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بلند مرتبہ صاحبزادہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر ایک گداگر نے قاتلانہ حملہ کیا۔ اور آپ کو ضربات پہونچائیں۔ مگر اس قسم کے اشتعال انگیز حالات کے باوجود جماعت نے اپنے مقدس امام کی راہ نمائی میں ان سب صدمات کو برداشت کیا۔ اور قانون شکنی سے مجتنب رہی۔ مخالف عناصر سمجھ رہے تھے۔ کہ یہ باتیں جماعت کو مشتعل کرنے کے لئے کافی ہیں۔ لیکن انہیں اس میں بھی ناکامی اور شدید ناکامی ہوئی۔ کوئی بھی موقعہ جماعت نے ایسا نہ پیدا ہونے دیا۔ کہ دشمن کہہ سکے۔ کہ وہ اپنے امام کی تعلیم سے الگ ہو کر دوسرے رستہ پر پڑ گئی ہے۔

اس بات کے پیش نظر جب یہ دیکھا جائے۔ کہ عدم تشدد کے معتقدین اور گاندھی جی کے پیرؤوں نے کس طرح بغیر کسی اشتعال کی وجہ کے جب بھی وقت آیا۔ عدم تشدد کے اصول کو بالائے طاق رکھ کر نہائت ہی شرمناک اور ذلیل قسم کا تشدد روا رکھا ہے۔ تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے۔ کہ دنیوی لیڈر وقتی طور پر خواہ کس قدر مقبول اور محبوب کیوں نہ سمجھے جائیں۔ لیکن عوام کے قلوب میں پاک تغیر اور ان کی ذہنیتوں میں حسب منشاء تبدیلی ہرگز نہیں کر سکتے ٭

مرکزی چندوں میں سے کسی کو خرچ کرنے کی اجازت نہیں

احباب یاد رکھیں کہ کسی جماعت کے لئے مرکزی چندہ سے بلا اجازت خرچ کرنا کسی صورت میں بھی جائز نہیں خواہ بامید منظوری ہی کیوں نہ ہو۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ اگر کوئی جماعت آئندہ ایسا کریگی۔ تو اس کے عہدہ داروں کو الگ کیا جائے گا۔ اور اس جماعت کو جب تک وہ اپنی غلطی کی اصلاح نہ کرے تسلیم نہیں کیا جائے گا۔ ناظر بیت المال

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ضرورتِ رشتہ

یو۔ پی کے ایک اعلےٰ معزز احمدی خاندان کی دو صاحبزادیوں کے واسطے احمدی معزز شہری تمدن والے نوجوان رشتوں کی ضرورت ہے۔ لڑکیوں کے والد صاحب مرحوم سرکاری اعلےٰ عہدہ دار تھے بھائی اس وقت ایک ممتاز فوجی عہدہ پر متعین ہیں۔ لڑکیوں کی تعلیم شریف گھرانوں کے قدیم دستور کے مطابق خانگی طور پر ہوئی ہے۔ احباب بعض وقت خاندان کو ہر دوسرے امتیاز پر ترجیح دیتے ہیں۔ اس لئے نظارت کو خاص طور پر اس اعلان کی ضرورت پیش آئی۔ یو پی کا یہ خاندان پنجاب کے کسی اعلےٰ خاندان سے اپنا تعلق قائم کرنے کو ترجیح دیتا ہے بشرطیکہ دیندار ہو۔ (ناظر امور عامہ)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایک خطبہ جمعہ

اور

معاصر ”انقلاب“

۱۱؍ اگست کے ”الفضل“ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا جو خطبہ جمعہ شائع ہوا ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے معزز معاصر ”انقلاب“ لکھتا ہے۔

”۷؍ اگست کو امام جماعت احمدیہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے خطبہ جمعہ میں موجودہ بین الاقوامی اور ملکی حالات کی نزاکت اور خطرناکی کا تفصیلی ذکر کیا۔ کانگرس کی فتنہ پردازی کی وسعت کی طرف حکومت اور عوام کو توجہ دلائی۔ اور نہائت صفائی اور جرأت کے ساتھ مسلمانوں کی سیاست کے متعلق اپنے خیالات ظاہر کئے۔

آپ نے فرمایا گزشتہ تجربہ سے یہ ثابت ہو چکا ہے۔ کہ ”مسلمانوں کے حقوق کانگرس کے ہاتھ میں محفوظ نہیں ہیں۔ اور گاندھی جی کو تو مسلمانوں سے کچھ ایسا بغض ہے۔ کہ جہاں انہیں مسلمانوں کا کوئی فائدہ نظر آئے۔ انہیں سر سے پاؤں تک آگ لگ جاتی ہے۔ سر سٹیفورڈ کرپس کی تجاویز کے بھی یہ صاحب اسی وجہ سے مخالف ہیں۔ کہ ان کے مطابق وہ سمجھتے ہیں مسلمانوں کے حقوق محفوظ ہو جائیں گے۔ اور ان کو بھی آزادی مل جائے گی“۔

آگے چل کر آپ نے گاندھی جی کے متعلق کہا۔ کہ ”وہ کتے کے طور پر اپنی ڈیوڑھی پر بٹھا کر مسلمانوں کو کیک کھلانے کے لئے تو تیار ہے۔ مگر ساتھ بٹھا کر سوکھا ٹکڑا کھلانے کو تیار نہیں۔ اگر مسلمانوں میں غیرت ہوگی تو وہ کتے کی طرح کیک کھانا ہرگز برداشت نہ کریں گے اسے ٹھکرا دیں گے اور اپنا حصہ لے کر رہیں گے“۔

جناب مرزا صاحب نے گاندھی جی اور کانگرس کے علاوہ یہ خطرہ بھی ظاہر کیا ہے کہ ممکن ہے آج مسلمان قربانیاں دے کر کانگرسی فتنہ کو ملک سے دور کر دیں۔ تو کل انگریز مسلمانوں کے حقوق کو بالائے طاق رکھ کانگرس ہی سے صلح کر لے۔ برطانیہ کی طرف سے ہمیشہ کہا جاتا ہے کہ جنگ کے بعد آزادی دے دی جائیگی۔ لیکن یہ وعدہ مشتبہ ہے۔ وعدہ اس صورت میں ہونا چاہیئے۔ کہ جنگ کے بعد ہم ہندوستان کو آزادی دے دیں گے۔ بشرطیکہ مسلمانوں اور ہندوؤں میں سمجھوتہ ہو جائے۔ اور اگر سمجھوتہ نہ ہوگا تو ہم مسلمان اکثریت کے صوبوں کو الگ حکومت دیدینگے۔

مرزا صاحب کا خیال بالکل درست ہے۔ جب تک مسلمانوں کے ساتھ حکومت برطانیہ اسی قسم کا واضح وعدہ نہ کرے مسلمان مطمئن نہیں ہو سکتے۔ ہمارے نزدیک ایسا وعدہ لینے کا وقت یہی ہے۔ اور مرزا صاحب کو چاہیئے کہ مسٹر محمد علی جناح وائسرائے اور وزیر ہند کو اس تجویز کی طرف توجہ دلائیں اور تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ پوری یکجہتی اور ہم آہنگی کے ساتھ اسی قسم کے وعدے کا مطالبہ کریں“

دُوسری احمدیہ کمپنی مکمل ہوگئی

احمدیہ کمپنی ۲ میں بھرتی کے لئے گزشتہ ایام میں بذریعہ اخبار الفضل تحریک کی جاتی رہی ہے۔ چونکہ اس کمپنی میں بھرتی کے لئے اب بھی دوستوں کی طرف سے درخواستیں آرہی ہیں۔ اور بعض احباب خود بھرتی کے لئے یہاں آتے ہیں۔ اس لئے میں دوستوں کی آگاہی کے لئے اعلان کرتا ہوں۔ کہ احمدیہ کمپنی ۲ کی مطلوبہ تعداد خدا تعالےٰ کے فضل سے پوری ہو چکی ہے۔ اور اب اس کمپنی میں بھرتی کی گنجائش نہیں۔ البتہ تیسری کمپنی کا قیام نظارت کے زیر غور ہے جس وقت تیسری کمپنی میں بھرتی کی ضرورت پیش آئے گی۔ اس وقت دوستوں کی آگاہی کے لئے اعلان کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ (ناظر امور عامہ)

احمدی بچوں کو تعطیلات حدیث النبیؐ اور شرائط بیعت کے امتحان کے لئے تیاری میں صرف کرنی چاہئیں۔ (مہتمم اطفال)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات مولوی عبدالرحمٰن صاحب اکول پرنٹنڈنٹ قادیان

بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف۔ قادیان

(۱)

خاکسار تعلیم الاسلام ہائی سکول کی تیسری کلاس لوئر پرائمری میں داخل ہوا تھا۔ اس وقت میری عمر قریباً آٹھ نو سال کی ہوگی۔ میرے ماموں حافظ حامد علی صاحب رضؓ مجھے قادیان تعلیم کے لئے لائے تھے۔ انہوں نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا۔ اور میرے والد صاحب کا نام لے کر کہا کہ یہ اُن کا لڑکا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا۔ اور میرے وظیفہ کی سفارش فرمائی۔ ان دنوں حضرت نواب محمد علی خان صاحب مہتمم مدرسہ تھے۔ میرا وظیفہ ۵ روپیہ مقرر ہوا۔ اس وقت کسی اور کا اتنا وظیفہ نہ تھا۔ میرا اتنا وظیفہ اس لئے مقرر ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سفارش فرمائی تھی۔ یا یہ کہ اتنی رقم کی تعیین خود حضور علیہ السلام نے فرما دی تھی:۔

(۲)

میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اپنے ماموں حافظ حامد علی صاحب کی معیت میں بھی اور اکیلے بھی سیر کے لئے کئی دفعہ گیا۔ دو طرف جانا مجھے یاد ہے۔ ایک موضع بسراء کی طرف۔ اور دوسرے موضع بُٹر کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کئی دفعہ گھر سے باہر نکل کر احمدیہ چوک میں بعض دوستوں کا انتظار کیا کرتے تھے۔ میں نے دوران سیر میں اکثر دیکھا۔ کہ چلتے چلتے حضرت مولوی نورالدین صاحب رضؓ خلیفۂ اول پیچھے رہ جاتے۔ تو حضور ان کے لئے ٹھہر جاتے۔ جب آپ مل جاتے۔ تو حضور چل پڑتے:۔

(۳)

سنہ ۱۹۰۵ء میں جب بڑا زلزلہ آیا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام باغ میں چلے گئے۔ اور بورڈنگ کے بھی قتلے طلباء تھے۔ وہ بھی باغ میں چلے گئے۔ ان دنوں حضرت اقدس کے خیموں کا پہرہ دیا جاتا تھا۔ کیونکہ میاں شادی خان صاحب رضؓ کے خیمہ سے ایک دفعہ چور ان کی صندوقچی وغیرہ چُرا کر لے گئے تھے۔ ایک رات پھر دو چور آئے جن میں سے ایک کو عبداللہ خان صاحب پٹھان نے پکڑ لیا۔ باوجود اس کے کہ ان کا دایاں ہاتھ بوجہ بندوق کی گولی لگنے کے بیکار تھا۔ انہوں نے چور کو آم کے درخت کے ساتھ باندھ دیا جب صبح ہوئے اور معافی مانگنے پر حضرت اقدس کے حکم سے چھوڑ دیا گیا۔ ۔:

(۴)

سنہ ۱۹۰۴ء کا واقعہ ہے۔ کہ مولوی محمد دین صاحب بی۔ اے سابق ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول کو طاعون ہو گئی۔ ۔۔ ان کی چھولداری قادیان کے مشرق کی طرف جہاں اب ڈاکٹر حاجی خان صاحب کا مکان ہے۔ آموں کے درختوں کے پاس لگا دی گئی۔ انہی دنوں حضرت قاضی امیر حسین صاحب کا لڑکا محمد شاہ بھی طاعون سے فوت ہوا۔ چونکہ جماعت کے لوگوں نے اس کے جنازہ میں کم حصہ لیا۔ اس لئے اطلاع ملنے پر حضرت اقدس نے اظہار ناراضگی فرمایا

(۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اکثر نمازوں کے بعد مسجد مبارک میں بیٹھا کرتے تھے خصوصاً گرمیوں میں نماز مغرب کے بعد چھت کے اوپر بیٹھنا خوب یاد ہے۔ شہ نشین پر حضور وسط میں بیٹھ جاتے اور ارد گرد باقی دوست بیٹھ جاتے۔ اور دینی باتیں ہوتی رہتیں:۔

(۶)

ایک دفعہ ہم نے آسمان سے ایک آتشی گولہ گرتے دیکھا۔ اس وقت ہم بورڈنگ کے بہت سے لڑکے ریتی چھلّہ کی طرف بھاگے۔ کیونکہ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ ریتی چھلہ میں گرا ہے جب وہاں پہنچے۔ تو وہاں کچھ نہ تھا۔ اس کے متعلق حضور کی پیشگوئی بھی تھی۔ کہ عنقریب آسمان سے کوئی نشان ظاہر ہوگا۔ جو بہت جلد پوری ہو گئی۔

(۷)

میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ مولوی کرم دین والے مقدمہ کے دوران میں دو دفعہ گورداسپور گیا۔ میرے ماموں اکثر جایا کرتے تھے مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ جبکہ بارش ہو چکی تھی۔ اور بٹالہ کی سڑک پر ڈلہ کے موڑ تک بہت سا پانی جمع تھا۔ کہ حضور علیہ السلام سحری کے وقت رتھ میں سوار ہو کر چل پڑے۔ حضرت ام المومنین بھی ساتھ تھیں۔ بارش کی وجہ سے کئی جگہ کیچڑ جمع تھا۔ اس لئے جب رتھ چلتے چلتے کیچڑ میں پھنس جاتی۔ اور دوست زور سے اسے دھکیلتے۔ تب بیل چلتے۔ مجھے مولوی شیر علی صاحب کا اس وقت کا نظارہ نہیں بھولتا۔ کہ پاجامہ وغیرہ سب کیچڑ کی وجہ سے خراب ہو گیا۔ لیکن اس کی مطلق پروا نہ تھی آخر جب حضرت اقدس موڑ پر پہنچے۔ تو رتھ کھڑی کر کے پل کے پاس صبح کی نماز پڑھی۔ اور وہ نماز حضور نے پڑھائی۔ مجھے اس کے علاوہ آپ کے پیچھے اور کوئی نماز پڑھنی یاد نہیں۔ سوائے نماز جنازہ کے جو اکثر حضور علیہ السلام کے پیچھے پڑھی ہے:۔

(۸)

ایک دفعہ مولوی کرم الدین کے مقدمہ یا کسی اور مقدمہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے راتوں رات بعض آدمیوں کو سیکھواں بھیجنا تھا۔ مگر سیکھواں کا رستہ جاننے والا کوئی نہ تھا۔ اس وقت حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے مجھے پیش کیا۔ کہ یہ سیکھواں کی راہ جانتا ہے۔ اس پر حضور علیہ السلام نے قریباً رات کے دس بجے مجھے بھیجا۔ میرے ساتھ سید احمد نور صاحب کابلی اور میاں مددخان صاحب روانہ کئے۔ ایک ہریکین ہمارے پاس تھی۔ تتلے کے راستہ میں ان کو اپنے ساتھ لے گیا۔ کیونکہ مجھے وہی رستہ معلوم تھا۔ وہاں پہنچکر میاں جمال دین صاحب و خیرالدین صاحب و امام الدین صاحب کو جگایا۔ اور وہ راتوں رات جس کام کے لئے حضور نے کہلا بھیجا تھا۔ روانہ ہو گئے۔ جب صبح کو میں اُٹھا۔ تو وہاں کوئی نہ تھا اور میں اکیلا واپس قادیان چلا آیا:۔

(۹)

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضؓ کا جنازہ جہاں اب قاضی اکمل صاحب کا مکان ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پڑھایا۔ جس وقت اس جگہ جنازہ آیا۔ آسمان پر بادل نہ تھا۔ مگر دفعتہً ایک چھوٹی سی بدلی آ گئی۔ اور جس وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جنازہ کی نماز پڑھانی شروع کی۔ اس وقت بوندا باندی شروع ہو گئی۔ اور جب تک حضور نماز جنازہ پڑھاتے رہے۔ بوندا باندی کا سلسلہ جاری رہا۔ چنانچہ نماز جنازہ کے بعد ہم لڑکوں میں بحث بھی ہوئی بعض کہتے تھے۔ کہ بادل نے بھی رونا شروع کر دیا۔ اور بعض کہتے تھے۔ کہ فرشتے تو آج خوش ہوں گے کہ آج ایک نیک رُوح آئی ہے۔ اس کے بعد حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضؓ کی نعش کو تابوت میں رکھ کر شہر والے قبرستان میں بطور امانت دفن کر دیا گیا:۔

(۱۰)

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب جس زمانہ میں بورڈنگ کے سپرنٹنڈنٹ تھے۔ حضرت صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز) کی ایک کشتی تھی جس میں بیٹھ کر ڈھاب میں سیر فرمایا کرتے تھے برسات کے موسم میں ایک دن سیر کر رہے تھے۔ کہ رسالہ تشحیذ الاذہان کا پروف یا کوئی اور پروف پریس مین لے آیا۔ حضور کشتی سے اُتر کر اُسے دیکھنے لگ گئے۔ اور دوسرے بہت سے لڑکے خالی کشتی میں سوار ہو گئے۔ اور کشتی الٹ گئی۔ میاں غلام حسین صاحب پشاوری جو ان دنوں سکول میں پڑھتے تھے۔ اس وجہ سے کہ لڑکے باوجود منع کرنے کے کیوں زیادہ سوار ہو گئے۔ اُن کو ڈرانے کے لئے کشتی ہلانے لگے۔ مگر ان کے ہلانے سے کشتی الٹ گئی۔ لڑکوں میں اکثر تیراک نہ تھے۔ جب حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو پتہ لگا۔ تو وہ خود بھی اور باقی جتنے لڑکے تیرنا جانتے تھے۔ سب ڈھاب میں کود پڑے۔ اور لڑکوں کو بڑی مشکل سے نکالا۔ ڈوبنے والوں میں ہادی علی خان و عبدالجبار پونچھی و شیخ عبدالرحمٰن برادر کلاں حکیم فضل الرحمٰن صاحب مبلغ افریقہ وغیرہ تھے۔ جب اس واقعہ کی رپورٹ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور پہنچی تو حضور ع۔ میاں غلام حسین صاحب پشاوری پر ناراض ہوئے۔ اور شاید قادیان سے نکل جانے کا بھی حکم دیا۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے حضرت اقدس سے انہیں معافی دلوا دی۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

(۱۱)

۱۹۰۵ء یا ۱۹۰۶ء کی بات ہے۔ کہ بورڈنگ دسکول کے لئے کمرے ناکافی تھے۔ اور مرزا نظام الدین صاحب مزید کمرے بنانے نہ دیتے تھے۔ حالانکہ جگہ ان کی نہ تھی۔ بلکہ حضرت اقدس کی تھی۔ اس لئے مشورہ ہوا کہ راتوں رات دیواریں بنادی جائیں۔ چنانچہ اس کام کے لئے اینٹ گارا وغیرہ تیار کر لیا گیا۔ گرمی کا موسم تھا دو کمروں کی دیواریں راتوں رات تیار کر لی گئیں۔ معمار نواب صاحب کے تھے اور باقی کام کرنے والے مزدور لڑکے تھے۔ جب یہ کمرے تیار ہو گئے۔ تو صبح مرزا ارشد بیگ مرحوم آیا۔ اور دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اور جا کر مرزا نظام الدین صاحب کو اطلاع دی۔ لیکن چونکہ وہ قانونی طور پر کچھ نہ کر سکتے تھے۔ اس لئے پیچ وتاب کھا کر رہ گئے۔

(۱۲)

میری ممانی صاحبہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر میں رہتی تھیں۔ میں بھی ان کے پاس جایا کرتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب سیر کے لئے باغ میں تشریف لے جاتے۔ تو میں بھی ان کے ساتھ چلا جاتا۔ میں نے دیکھا حضرت اقدس اس وقت اس پختہ شہ نشین پر جو باغ کے جنوب مغرب کی طرف ہے اکثر ٹہلتے رہتے۔ اور پھر کچھ وقت کے لئے اس شہ نشین پر بیٹھ بھی جاتے تھے۔

(۱۳)

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کا نکاح اس بالاخانہ کے صحن میں ہوا تھا۔ جہاں آج کل حضرت ام طاہر رہتی ہیں ان دنوں اس بالاخانہ کی چھت پر جانے کا راستہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے دالان کے اندر سے تھا۔ ہم طالب علم بھی اس نکاح میں شریک ہوئے۔ مجھے یاد ہے کہ طالب علموں کو نکاح کے بعد چلے جانے کا حکم ہوا۔ اور اترتے وقت سیڑھیوں پر انہیں چھوہارے دیئے گئے۔ لیکن میں اپنے ماموں حافظ حامد علی صاحب مرحوم کے پاس بیٹھنے کی وجہ سے وہیں چھت پر حضرت اقدس کے پاس رہا۔ اور بھائی عبدالرحیم صاحب نومسلم نے دونوں ہاتھ بھر کر مجھے چھوہارے دیئے۔ جن سے میری جھولی بھر گئی۔ اس کے بعد میں نیچے چلا آیا۔ اور اترتے وقت بھی مجھے طالب علم سمجھ کر پھر چھوہارے دیئے گئے۔ جنہیں میں کئی دن تک کھاتا رہا۔

(۱۴)

ایک دفعہ ایک پاگل کتا قادیان میں آگیا۔ اور اس نے کئی لوگوں کو کاٹا ان میں سے ایک میاں عبدالکریم صاحب یادگیری بھی تھے۔ ان سب کو جن کو کتے نے کاٹا تھا کسولی بھیج دیا گیا۔ عبدالکریم صاحب کو اس کتے کے صرف ناخن لگے تھے دانت وغیرہ نہ لگے تھے۔ جس پر بعض اشخاص کی رائے تھی۔ کہ ان کو کسولی بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم سے ان کو بھی بھیج دیا گیا۔ علاج کے بعد سب واپس آگئے۔ ابھی چند دن ہی گزرے تھے۔ کہ نماز ظہر یا عصر کے لئے ہم طالب علم واٹر ہوس میں وضو کر رہے تھے۔ (اس وقت واٹر ہوس بورڈنگ کے شمالی دروازہ کے ساتھ کے کمرہ میں ہوتا تھا۔) اور عبدالکریم بھی ہمارے ساتھ وضو کر رہا تھا۔ کہ پانی دیکھ کر یکایک ڈر گیا۔ اور وہاں سے بھاگ گیا۔ اس معاملہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا گیا۔ حضور علیہ السلام نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کو جو اس وقت ہیڈ ماسٹر مدرسہ تھے۔ حکم دیا کہ کسولی تار دیا جائے۔ اور فرمایا کہ یہ طالب علم اتنی دور سے آیا ہوا ہے۔ اگر خدانخواستہ ضائع ہو گیا۔ تو اس کے والدین کو بہت صدمہ ہوگا تار کے جواب میں کسولی والوں نے اطلاع دی کہ اب ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد پر اس کو سید محمد علی شاہ صاحب رضؓ کے مکان کے بالاخانہ میں رکھا گیا۔ پاس میرے چھوٹے ماموں برکت علی صاحب جو ان دنوں بورڈنگ میں بطور خادم کام کرتے تھے۔ اور بورڈروں میں سے بھی ایک دو طالب علم بطور معاون رکھے گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا عبدالکریم کو سخت مسہل ۴

حقیقی نماز

اسلام عالمگیر مذہب ہے۔ اور اس کی ہر ایک چیز کامل ہے۔ ایسی کامل کہ اگر انسان احسن طریق سے اس پر کاربند ہو۔ تو خدا تعالیٰ تک پہونچ جاتا ہے۔ اور اپنی پیدائش کی غرض (ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون) کو پورا کر لیتا ہے۔ میں اس وقت صرف نماز کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

نماز کیا ہے؟ نماز نام ہے دعا کا۔ جو درد سوزش اور رقت کے ساتھ خدا تعالیٰ سے کی جاتی ہے۔ تا بد خیالات اور بُرے ارادے دفع ہو جائیں۔ اور پاک محبت اور پاک تعلق حاصل ہو جائے۔ صلوٰۃ کا لفظ اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ کہ دعا صرف زبان سے نہیں ہوتی بلکہ اس میں سوزش اور جلن اور رقت کا ہونا بھی ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ وہ دعا قبول نہیں کرتا۔ جس میں انسان موت تک نہیں پہونچتا۔ مگر بہت تھوڑے ہیں جو اس فلسفہ سے آگاہ ہیں۔ حالانکہ یہی حقیقی نماز ہے۔

قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اقم الصلوٰۃ ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر ولذکر اللہ اکبر (عنکبوت ع ۵) کہ تم نماز قائم کرو۔ کیونکہ نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے۔ اور اللہ کی یاد سب سے بڑی چیز ہے۔ اس آیت شریفہ میں مسلمانوں کو نماز کا حکم دیا گیا ہے۔ اور وجہ یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ ایسا کرنے سے بے حیائی کے کاموں اور بری باتوں سے رک جائینگے اور یہ بالکل درست بات ہے۔ اگر کوئی انسان خشوع وخضوع کے ساتھ نماز ادا کرے۔ اور اللہ کے حضور عاجزی کا اظہار کرے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے۔ تو وہ کب فحشا اور منکر میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ جس طرح ایک شخص اپنے باغ کے ارد گرد کانٹوں دار باڑ لگا کر مطمئن ہو جاتا ہے۔ کہ کوئی جانور وغیرہ اب اندر نہیں آسکتا۔ جو اس کے درختوں کو نقصان پہونچائے۔ اسی طرح جو شخص نہایت خشوع وخضوع سے خدا کے دربار میں حاضر ہوتا ہے۔ اس پر کب شیطانی تسلط ہو سکتا ہے۔ اور جب شیطانی غلبہ نہیں ہو سکتا۔ تو پھر وہ فحشا اور منکر کا بھی مرتکب نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ فحشاء اور منکر کا مرتکب انسان تب ہی ہوتا ہے جب اس پر شیطانی تسلط ہو۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ حضرت عثمان بن عفان اس حدیث کے راوی ہیں وہ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔ کہ جس مسلمان کو فریضہ نماز کا وقت آجائے۔ اور وہ وضو اور خشوع اور رکوع کو اچھی طرح بجالائے۔ تو ضرور اس کے پہلے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ جب تک کبائر کا مرتکب نہ ہو۔ اور یہ ہمیشہ کے لئے ہے۔ (مسلم)

مگر دنیا میں ایسے لوگ ہیں۔ کہ باوجود نماز پڑھنے کے ان کی حالت اچھی نہیں ہوتی۔ اور وہ بری باتوں میں مبتلا ہیں۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ فویل للمصلین الذین ھم عن صلاتھم ساھون (ماعون ع ۱) کہ ہلاکت ہے ان نمازیوں پر جو باوجود نماز پڑھنے کے نماز سے غافل ہیں۔ یعنی یہ کہ وہ نماز دل لگا کر نہیں پڑھتے۔ اور دوسرے یہ کہ اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے۔ صرف ایک چٹی سمجھ کر اسکو ادا کرتے ہیں۔ ان کا یہ فعل صرف ظاہرداری پر محمول ہوتا ہے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ سچے مسلمان کی علامت یہ بتاتا ہے کہ ھم علیٰ صلاتھم یحافظون (انعام ۱۱) الذین ھم علیٰ صلاتھم دائمون (معارج) کہ سچا مسلمان وہ ہے۔ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتا ہے۔ اور جو اپنی

---

۴ دیا جائے۔ میں خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں۔ چنانچہ عبدالکریم چند روز کے بعد اچھا ہو گیا۔ اور پھر مدت تک قادیان میں رہا اس کے بعد اس کے بچے بھی قادیان پڑھنے کے لئے آئے۔

نماز پر دوام اختیار کرتا ہے

مگر افسوس کہ اس زمانہ میں بالخصوص نوجوان اور آسودہ حال طبقہ اس میں بجید غفلت کا مرتکب پایا جاتا ہے۔ اور آرام طلبی اور فضول مجالس و مشاغل کے باعث عبادت الٰہی اور نماز کی پابندی میں بہت سُست ہو رہا ہے۔ مسلمانوں کے تنزل کا سب سے بڑا سبب یہی ہے۔ اگر مسلمان صحابہ کرامؓ کے واقعات کو اپنے سامنے رکھیں۔ تو ان کو معلوم ہو۔ کہ صحابہ کرامؓ کے نزدیک یہ چیز کس قدر ضروری اور اہم تھی۔ موطا امام مالک میں ایک حدیث آتی ہے۔ کہ حضرت ابو طلحہ انصاریؓ ایک مرتبہ اپنے باغ میں مصروف نماز تھے۔ کہ ایک چڑیا پر نظر پڑی۔ اس کی رنگت اس قدر خوش کن تھی۔ کہ دیر تک اسے دیکھتے رہے۔ نماز سے توجہ ہٹ گئی۔ اور یہ بھی بھول گئے کہ کتنی رکعت باقی ہیں اور کتنی پڑھ چکے ہیں۔ اس سے ان کو اس قدر قلبی اذیت پہونچی۔ کہ انہوں نے فیصلہ کر لیا۔ کہ یہ باغ چونکہ میرے لئے فتنہ روحانی کا موجب ہوا ہے۔ اس لئے اسے صدقہ کر دوں گا۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سارا واقعہ بیان کیا۔ اور باغ صدقہ کر دیا۔

(کتاب الصلوٰۃ)

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے متعدد بار خطبات کے ذریعہ جماعت کے نوجوانوں کو خصوصاً۔ اور دیگر احباب کو عموماً نماز کی پابندی کی طرف توجہ دلائی ہے۔ حضور اقدس نے تو یہاں تک فرما دیا ہے۔ کہ جو شخص عمداً ایک نماز کو چھوڑتا ہے۔ وہ مسلمان نہیں رہتا۔ ہماری جماعت کے نوجوانوں کو چاہئیے۔ کہ وہ نماز کی حقیقت اور اہمیت کو خود سمجھیں۔ اور پھر اس حقیقت اور اہمیت کو عام مسلمانوں کے سامنے رکھیں۔

خاکسار۔ مرزا منور احمد واقف زندگی

تحریک جدید قادیان

احمدیہ وفد کا تبلیغی دورہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

رانچی سے فارغ ہو کر ہمارا وفد ٹاٹانگر پہنچا۔ اور چودھری عبد اللہ خانصاحب کے ہاں ٹھہرا۔ دوران قیام میں حضرت فاضل راجیکی صاحب ہر روز درس قرآن کریم صبح و شام دیتے رہے ایک جلسہ عام کا انتظام کیا گیا۔ جلسہ میلانی ہال میں زیر صدارت مسٹر فیروز کیڈار جنرل سپرنٹنڈنٹ صاحب ٹاٹا فیکٹری ہوا۔ قرآن کریم کی تلاوت کے بعد خاکسار نے ہندو مسلم اتحاد پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہر ایک ہندوستانی کا فرض ہے کہ وہ اپنے وطن سے پیار کرے۔ اور اس کے دل میں یہ خواہش ہونی چاہئیے۔ کہ اپنے وطن کو آزاد دیکھے۔ ہندوستانی لیڈروں نے وطن کی آزادی کے لئے کئی بار کوشش کی۔ مگر ناکام ہوئے۔ اس کا کارن صرف یہی ہے۔ کہ یہاں کے رہنے والے لوگوں کے درمیان اتحاد نہیں۔ اگر ہمیں اپنے وطن سے پیار ہے۔ تو چاہئیے کہ ہم متحد ہو جائیں۔ تبھی ہمارا دیش آزاد ہوگا۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ اصول جن کا ذکر آپ نے پیغام صلح میں فرمایا ہے بیان کئے لیکچر کا اثر خدا کے فضل سے اچھا رہا۔ میرے بعد مولوی محمد سلیم صاحب کا لیکچر "احمدیت کا پیغام" کے موضوع پر ہوا۔ جس میں آپ نے احمدیت کی تعلیم اور اس کی رواداری مفصل طور پر بیان کی۔ لیکچر کا اثر بہت اچھا رہا۔ ان کے بعد گیانی عباد اللہ صاحب کا لیکچر "بابا نانک جماعت احمدیہ کی نظر میں" کے موضوع پر ہوا۔ آپ نے کہا۔ ہم باباجی کو خدا کا پیارا اور ولی اللہ سمجھتے ہیں۔ ان کی تعلیم قرآن کریم کا ہی ترجمہ ہے۔ آخر میں صدر صاحب نے اہل شہر کی طرف سے وفد کا شکریہ ادا کیا۔ اور خواہش کی۔ کہ ایسے لیکچروں کا وسیع پیمانہ پر انتظام ہونا چاہئیے۔ نیز مکرم چودھری عبد اللہ خانصاحب سے یہ خواہش کی۔ کہ کل ہندو مسلم اتحاد پر ایک تقریر براڈکاسٹ کی جائے۔ چنانچہ ان کی خواہش کے مطابق دوسرے دن خاکسار کی ۸ بجکر ۱۰ منٹ پر تقریر شروع ہوئی۔ جو ½ گھنٹہ جاری رہی۔ تقریر کے بعد سپرنٹنڈنٹ صاحب نے خواہش کی۔ کہ اگر اس طرح کی اور تقاریر بھی براڈکاسٹ کی جائیں۔ تو آپ لوگوں کی از حد مہربانی ہوگی۔

حضرت فاضل راجیکی صاحب باوجود طبیعت کے ناساز ہونے کے انفرادی تبلیغ کرتے رہے۔ اور بعض غیر احمدیوں کے اعتراضات کے مفصل جواب دیئے

سمبھل پور

ٹاٹانگر سے ہمارا وفد سمبھل پور پہونچا اور میاں عثمان نور صاحب سب انسپکٹر پولیس کے ہاں ٹھہرا۔ دوران قیام میں حضرت فاضل راجیکی ہر روز صبح قرآن کریم کا درس دیتے رہے۔ اس کے علاوہ ایک مولوی صاحب کے ساتھ تقریباً ۴ گھنٹہ گفتگو کی۔ نیز بعض غیر احمدی معززین جو کہ عثمان صاحب کے مکان پر تشریف لائے۔ ان کو تبلیغ کی۔ بارش کی وجہ سے پبلک لیکچروں کا انتظام نہ ہو سکا۔

رائے پور

سمبھل پور سے روانہ ہو کر وفد رائے پور پہنچا۔ وہاں سے مہاسمند کو گاڑی چونکہ دیر سے جاتی تھی۔ اس لئے میں اور گیانی عباد اللہ صاحب شہر میں تبلیغ کے لئے گئے۔ ایک پنڈت صاحب سے جو کہ ریاست کھلجر کے بڑے پنڈت تھے ملاقات کی۔ دوران گفتگو میں پنڈت صاحب سے جب اوتار کے متعلق پوچھا گیا۔ تو انہوں نے کہا کہ وہ اگست ۱۹۴۳ء میں ظاہر ہوگا۔ اگر اس وقت ظاہر نہ ہوا۔ تو پھر ہماری کتابیں جھوٹی ماننی پڑیں گی۔ اور یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ وہ تب تک ظاہر نہ ہو۔ کیونکہ تمام نشانات پورے ہو چکے ہیں۔ گفتگو کے بعد پنڈت بال کرشن اپادھیائے نے ہماری بہت تعریف کی۔ اور کہا۔ کہ میری عمر میں یہ پہلا واقعہ ہے۔ کہ ایک مسلمان کو اس طرح شدھ اور صاف منتر پڑھتے ہوئے دیکھا۔

اس کے بعد ہم یہاں کے گوردوارہ میں گئے اور گرنتھی صاحب سے بابا نانک کے مذہب پر کافی دیر تک گفتگو کی۔ یہ گفتگو ایسی محبت اور پریم سے ہوئی۔ کہ سکھوں نے خواہش کی کہ آپ واپسی پر ضرور تشریف لائیں۔ تاکہ آپ لوگوں کے لیکچروں کا انتظام کیا جا سکے۔

بسنہ

رائے پور سے روانہ ہو کر ہم بسنہ پہنچے۔ اور میاں محمد اسرور صاحب دانی کے ہاں ٹھہرے۔ یہاں صرف دو گھر احمدیوں کے ہیں۔ جو بہت ہی مخلص ہیں۔ افسوس ہے۔ کہ بارش اور بعض اور وجوہ کی بناء پر یہاں عام جلسہ نہیں ہو سکا۔ البتہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ہر روز صبح و شام درس قرآن کریم دیتے رہے اس کے علاوہ مختلف مکانوں میں کوانے کے بعد تبلیغ احمدیت کی گئی۔ اس تبلیغ کا اثر خدا کے فضل و کرم سے اچھا رہا۔

گیانی عباد اللہ صاحب نے ایک عیسائی پادری سے تقریباً دو گھنٹہ تک الوہیت مسیح پر گفتگو کی۔ آخر میں جب وہ کوئی جواب نہ دے سکا۔ تو کہنے لگا کہ ہمیں حکم ہے کہ ہم قادیانیوں سے گفتگو نہ کریں۔ اس گفتگو کا اثر سامعین پر اچھا رہا۔ خاکسار کی ایک ہندو پنڈت سے گفتگو ہوئی۔ جس میں کلنگ اوتار کرشن قادیانی کا دعویٰ ان کے سامنے پیش کیا۔

بھاگل پور

ہمارا وفد بھاگلپور میں مولوی اختر علی صاحب کے ہاں ٹھہرا۔ جماعت نے وفد کی آمد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک عام جلسہ کا انتظام مارواڑی پاٹھ شالہ میں کیا جس کی منادی شہر میں کی گئی۔ اس کے علاوہ ایک اشتہار بھی تین زبانوں میں شہر کے معززین کے دستخطوں سے چھپوا کر شائع کیا گیا۔ جس کا مضمون یہ تھا۔ کہ باہمی اتحاد کے لئے باشندگان بھاگلپور کا ایک جلسہ مقامی انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام بروز اتوار بتاریخ ۸/۲ کو بوقت ½ ۵ دن۔ مارواڑی پاٹھ شالہ میں منعقد ہوگا۔ قادیان سے آئے ہوئے علماء و دیگر حضرات تقاریر فرمائیں گے۔ جناب رائے بہادر بنشی دھر دھندھنیہ نے مہربانی فرما کر جلسہ کی صدارت قبول فرمائی ہے۔ اس لئے لوگوں سے التجا ہے کہ وہ جلسہ میں کثرت سے شریک ہو کر فائدہ اٹھائیں۔

(۱) سید ابو الحسن (بار ایٹ لا)۔

(۲) نونی گوپال باندھو پادھیا (ایڈووکیٹ)

(۳) ہر کرشن پرشاد۔ ایم۔ اے بی۔ ایل۔ (۴) اختر علی سیکرٹری احمدیہ ایسوسی ایشن۔

جلسہ کی کارروائی ½ ۵ بجے شروع ہوئی

حب ... مارچ فیق ... بس کہ تمام بیماریوں کے لئے مجرب مفید ہے۔ فاسد مواد کو خارج کرتی ہے۔ فالج اور لقوہ کے خطرہ کو دور کر دیتی ہے۔ قیمت ... ادارہ طبیہ عجائب گھر قادیان

حضرت فاضل راجیکی صاحب نے "مذہب کی ضرورت" پر مؤثر تقریر فرمائی جس کا اثر حاضرین پر بہت اچھا رہا۔ آپ نے قرآن کریم کی آیت بلیٰ من اسلم وجہہ للّٰہ وھو محسن کی لطیف تفسیر فرماتے ہوئے اقوام عالم کو آپس میں محبت اور احسان سے رہنے کی نصیحت فرمائی۔ خاکسار نے ہندو مسلم اتحاد پر تقریر کی جس میں مختلف کتابوں کے حوالوں سے یہ ثابت کیا۔ کہ مذہب لڑائی کا سبب نہیں۔ بلکہ حقیقی امن اور شانتی مذہب کے ذریعہ ہی قائم ہو سکتی ہے۔ اگر مذہب لڑائی کا کارن ہے۔ تو آج یورپ میں امن ہونا چاہیئے۔ نیز آپس کے اتحاد کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم تمام قوموں کے اوتاروں کی عزت کریں۔ ان کی کتابوں کی عزت کریں۔ اور رواداری سے ایک دوسرے کے ساتھ پیش آئیں لیکچر کا اثر اچھا رہا۔ پھر گیانی عباد اللہ صاحب کا لیکچر اتحاد اقوام پر ہوا۔ آپ نے دوران لیکچر میں فرمایا۔ کہ ہمارا اتحاد نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ ہم اپنے اپدیشک اور اخباروں کا سدھار نہ کریں۔ نیز ان تمام تاریخی واقعات کو نہ بھول جائیں۔ جو کہ آپس میں اتحاد کو روکتے ہیں۔ اس لیکچر کا اثر بھی اچھا رہا۔ آخر میں صاحب صدر نے اہل بھاگلپور کی طرف سے وفد کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا۔ واقعی موجودہ زمانہ میں ایسے لیکچروں کی بہت ضرورت ہے۔ بعض معززین نے خواہش کی۔ کہ اور لیکچر ہوں۔ لیکن چونکہ حالات اجازت نہیں دیتے تھے۔ اس لئے وہاں سے روانہ ہو کر لکھنؤ پہنچے۔ جلسہ میں علاوہ معززین کے سرکاری حکام بھی موجود تھے۔ جماعت کے دوستوں کا خیال ہے۔ کہ بھاگلپور میں ایسا عظیم الشان جلسہ ابھی تک نہیں ہوا۔

اللہ تعالےٰ اس کے بہتر نتائج پیدا کرے۔

(خاکسار مہاشہ محمد عمر)

رپورٹ مساعی مجلس خدام الاحمدیہ بابت ماہ امان ۱۳۲۱ ہش

شعبہ مال

حسب ذیل مجالس کی طرف سے چندہ وصول ہوا:۔

کنڈ اگھاٹ چک ۹۹ شمالی۔ نوشہرہ چھاؤنی۔ فیروز پور شہر۔ مدرسہ چٹھہ۔ چک ۱۷ جنوبی۔ دارالانوار۔ دارالرحمت۔ سیدوالا۔ کٹک۔ فیروز پور چھاؤنی۔ کراچی۔ گوجرانوالہ۔ حلقہ مسجد مبارک۔ گجرات۔ پشاور۔ حسابات کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

مرکزی حسابات

بقایا از ماہ تبلیغ	۹ — ۱۳ — ۹۳
آمد ماہ امان	۰ — ۱۳ — ۵۴
میزان	۹ — ۱۰ — ۱۵۳
برآمد	۰ — ۰ — ۸۵
باقی	۹ — ۱۰ — ۶۸

عمارت فنڈ

	روپے
بقایا سابقہ	۰ — ۱۲ — ۳۳۳۹
آمد	۰ — ۱۲ — ۵۲
میزان	۰ — ۸ — ۳۳۹۲

امانت مجالس مقامی

گذشتہ بقایا	۳ — ۵ — ۱۳۵
برآمد	۰ — ۰ — ۵
باقی	۰ — ۵ — ۱۳۰

تفصیل اخراجات مرکزیہ

دفتر	۹ — ۰ — ۵۳
شعبہ ذہانت و صحت جسمانی	۴ — ۱۱۰
شعبہ وقار عمل	۳ — ۴ — ۶
شعبہ خدمت خلق	۳ — ۰ — ۱
میزان اخراجات	۳ — ۹ — ۱۷۰

مرکزی کارگزاری

اجلاس ہائے مجلس عاملہ مرکزیہ:۔ عرصہ زیر رپورٹ میں مجلس عاملہ مرکزیہ کے اجلاس مورخہ ۲ و ۹ اور ۲۳ امان کو منعقد ہوئے۔ جن میں بعض نہایت اہم اور ضروری امور طے کئے گئے۔

اجلاس ہائے مجلس زعماء:۔ ہر جمعہ کے روز نماز جمعہ کے بعد مجلس زعماء کے اجلاس منعقد ہوتے رہے۔ جن میں زعماء حلقہ جات کی دقتیں معلوم کر کے انہیں مناسب ہدایات دی جاتی رہیں۔

اجلاس ماہانہ:۔ ماہ امان کا ماہانہ جلسہ مورخہ ۲۰ ماہ امان ۱۳۲۱ ہش بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوا۔ چونکہ ماہ امان پر پورے اٹھائیس سال گذرتے ہیں۔ اس لئے اس جلسہ کو مسئلہ خلافت کی اہمیت بتانے کے لئے وقف کیا گیا۔ مجلس رفقائے احمدؑ کا قیام بھی اسی غرض کے لئے کیا گیا ہے۔ اس لئے یہ جلسہ مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس رفقاء احمد کا مشترکہ جلسہ تھا۔ جس میں ملک عطاء الرحمٰن صاحب چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر۔ مولوی ابو العطاء اللہ دتا صاحب جالندھری۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب اور صدر محترم نے مختلف شقوں کو لیکر اس امر کو واضح کیا۔ کہ سلسلہ احمدیہ میں خلافت کا قیام نہایت ضروری ہے۔ خلافت کی برکات کو حاضرین کے سامنے پیش کیا گیا۔ اور بتلایا گیا۔ کہ جماعت احمدیہ قادیان نے خلافت سے وابستگی اختیار کر کے کن برکات کو حاصل کیا ہے۔ اور غیر مبایعین نے خلافت سے علیحدگی اختیار کر کے کیا نقصان اُٹھائے ہیں۔

عرصہ زیر رپورٹ میں آمد و روانگی ڈاک لوکل و بیرون کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

آمد ڈاک مقامی	۳۲۴
〃 〃 بیرون	۱۱۹
روانگی ڈاک مقامی	۳۴۵
〃 〃 بیرون	۶۰

(سیکرٹری)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

التماس ضروری

جن احباب نے وی۔ پی رکوا کر "الفضل" کا چندہ بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ محاسب ادا کرنیکا وعدہ فرمایا ہے۔ وہ براہ مہربانی بہت جلد ادائیگی فرما دیں۔ بعض احباب وعدہ کر کے پھر بالکل خاموش ہو جاتے ہیں۔ ان سے ہماری گذارش ہے کہ موجودہ صورت حالات میں اس قسم کا تساہل بہت ہی تکلیف دہ ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ ان صبر آزما مشکلات کے دور میں ہم سے ہر ممکن تعاون کریں امید ہے آئندہ کوئی دوست بھی چندہ کی بروقت ادائیگی میں غفلت سے کام نہ لیں گے۔

مینیجر

استادوں کی ضرورت

فیروز پور چھاؤنی میں 40 Civilian Teachers کی ضرورت ہے۔ ملازمتیں عارضی ہیں ڈیوٹی صرف پانچ گھنٹہ کی ہوگی۔ کام فوجی سپاہیوں کو Map Reading Roman Urdu اور معمولی حساب پڑھانا ہے۔ اُمیدواروں کے لئے میٹرک پاس ہونا لازمی ہے اگر مڈل پاس ہوں۔ تو ان کے لئے J.A.V. یا S.A.V. ہونا ضروری ہے۔ تنخواہ ۴۵/- روپیہ ماہوار ہوگی۔ لیکن گریجویٹ کے لئے ۶۰/- روپیہ ہوگی۔ رہائش اور خوراک کا انتظام اپنا ہوگا۔ مورخہ ۱۷ اگست ۴۲ء تک درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹ مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچ جانی چاہئیں:۔

Officer Commanding
No. 1 I.A.C.T.C.
Ferozepur
Cantt.

(ناظر امور خارجہ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کی قربانیاں اور بیرون ہند کی جماعتیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتوں اور افراد نے تحریک جدید سال ہشتم کے وعدوں کے ادا کرنے میں خاص کوشش کی۔ جن دوستوں نے اپنے وعدوں کو سوفیصدی مرکز میں داخل کر لیا ہے۔ اور وہ ۳۱ر جولائی تک روپیہ یا اطلاع پہنچا چکے ہیں۔ ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جا چکے ہیں۔ مگر بیرون ہند کی بعض ہندوستانی جماعتوں نے سال ہشتم کے ادا کرنے میں نمایاں جدوجہد کی ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ عہدیداران کا شکریہ ادا کیا جائے۔ چنانچہ ذیل میں بیرون ہند کی کچھ کیفیت اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ بیرون ہند کی وہ جماعتیں جن کے وعدوں کا بڑا حصہ قابل ادا ہے۔ وہ بھی توجہ فرماویں۔ اور کوشش کریں۔ کہ ان کے وعدہ کی رقم بحیثیت جماعت ۱۱ر اکتوبر کی دوپہر تک مرکز میں پہنچ جاوے اور وہ جماعتیں جن کے وعدے ۸۰٪ - ۹۰٪ فیصدی تک ادا ہو چکے ہیں۔ وہ بھی کوشش کریں۔ کہ ان کے وعدے ۱۱ر اکتوبر تک بحیثیت جماعت سوفیصدی مرکز میں داخل ہو جائے۔ اس لئے کہ ۱۱ر اکتوبر کا دن ۲۹ر رمضان المبارک کا دن ہے۔ اور تحریک جدید ۲۹ر رمضان المبارک کو ۱۲ بجے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اُن مجاہدوں کی فہرست دُعا کے لئے پیش کرے گی۔ جن کے وعدے سوفیصدی پورے ہو جائیں گے۔ خواہ ان کے چیک داخل ہو جائیں۔ یا چیک کے بھیجنے کی اطلاع مل جائے۔

بیرون ہند کی جماعتوں کے ہر عہدیدار کو اور ہر اس مجاہد کو جس کا وعدہ براہ راست حضور کے پیش ہوا ہے۔ اُسے چاہیئے۔ کہ وہ اس کو پڑھ کر اپنے وعدے کو وقت کے اندر یعنی ۱۱ر اکتوبر سے پیشتر پورا کریں۔ جیسا کہ ذیل کی جماعتوں کے کارکنوں نے ابتدائے سال میں ہی ادا کرنے کی کوشش کی۔

(۱) **احباب ایران**:۔ تمام دوستوں کے وعدے براہ راست تھے جو ۸۲۸/۱۲/۔ کے تھے۔ سابقون الاولون والا ارشاد پڑھ کر ایران کے سب دوستوں نے یکمشت ادا کر دیا۔ بلکہ بابو محمد عبد اللہ صاحب اور سیر نے تو سال نہم کا وعدہ بھی ۲۰٪ فیصدی اضافہ کے ساتھ پیش کر کے لکھا ہے کہ وہ یہ رقم بھی اس سال کے اندر اندر ہی ادا کر دینگے۔ اور ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی نے تو قسطاً سال نہم کا چندہ بھیجنا شروع کر دیا ہے۔ اور ہندوستان کے کئی دوست ہیں۔ جو سال نہم کا چندہ داخل کرنے کے علاوہ سال دہم کا بھی پورا دے چکے ہیں۔ کیونکہ تحریک جدید کا چندہ پیشگی داخل کرنے کی روک نہیں۔ بلکہ اجازت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کامل سپاہی وہ ہے۔ جو تحریک جدید کی قربانیوں میں دس سال جہاد کرتا ہے۔

(۲) **احباب لنڈن**:۔ ان کا وعدہ مولانا شمس صاحب کے ذریعہ ۱۰۷/۶/۔ روپے کا تھا۔ جو سب کا سب پورا ہو گیا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(۳) **جماعت فلسطین**:۔ مولوی محمد شریف صاحب مبلغ اس جماعت کے روحِ رواں ہیں جو تحریک جدید کے کامیاب کرنے میں خاص کوشش اور توجہ سے کام کرتے ہیں اور فلسطین کی جماعتوں کے احباب وہ ہیں جو اسی ملک کے باشندے ہیں اور وہ ابتدائے تحریک سے حصہ لیتے چلے آرہے ہیں۔ سال ہشتم میں ۱۵۰۰/۔ شلنگ کا وعدہ تھا جس میں سے ۵۰٪ فیصدی انکا چندہ وصول ہو چکا ہے۔ مولوی صاحب کی کوششیں قابل شکریہ ہیں اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

(۴) **جماعت کمپالہ**:۔ ڈاکٹر نعل الدین احمد صاحب اس جماعت کے امیر ہیں۔ آپکا طریق عمل یہ ہے کہ اپنا عملی نمونہ احباب کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ اس سال میں اپنے وعدے کی رقم جو ۱۰۰۰/۔ شلنگ سے زائد تھی نہ صرف وعدہ کیا۔ بلکہ اسی وقت ادا کر دی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ دوسرے دوستوں نے بھی اپنے وعدوں کے ادا کرنے میں سرعت سے کام لیا۔ چنانچہ اس جماعت کا وعدہ ۲۳۴۷/۔ تھا جن میں سے ۱۸۳۲/۔ شلنگ وصول ہو چکا جو ۷۷٪ فیصدی ہے۔ اور بقیہ رقم کی نسبت امید ہے کہ یہ ۱۱ر اکتوبر تک آجائے گی۔ انشاء اللہ۔

(۵) **احباب سوڈان**:۔ سوڈان کے دوستوں نے براہ راست ۵۸۷/۔ روپے کے وعدے کئے تھے۔ جس میں کہ ۴۴۶/۔ کی رقم وصول ہے۔ ۱۴۱/۔ روپے دو احباب کی طرف ہیں۔ جو انشاء اللہ اب بھیجدینگے۔

(۶) **جماعت نیروبی**:۔ سال ہشتم میں ماسٹر محمد اکرم خانصاحب غوری نے ۴۹۵۲/۔ شلنگ کا وعدہ بھجوایا تھا۔ اس میں سے ۴۰۷۶/۔ کی رقم داخل ہو چکی ہے۔ مشرقی افریقہ میں یہ جماعت مرکزی جماعت ہے اور خدا کے فضل سے بڑی جماعت ہے۔ غوری صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ کو مدنظر رکھتے ہوئے ابتدائے سال میں ادائیگی کوشش کی ہے اور وہ خدا کے فضل سے اسمیں کامیاب ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ غوری صاحب سے پہلے اس جماعت کے سیکرٹری ڈاکٹر عمر الدین صاحب تھے جنہوں نے بہت محنت سے کام کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ انکو بھی جزائے خیر دے۔ اور اب جب سے غوری صاحب نے چارج لیا ہے انہوں نے بھی تحریک جدید کے کامیاب کرنے میں نمایاں کوشش اور قابلِ تعریف کام کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

(۷) **جماعت ٹانگا**:۔ اس کے سکرٹری جناب مختار احمد صاحب ایاز ہیں۔ وعدہ سال ہشتم ۲۱۴۴/۔ شلنگ تھا۔ ۱۶۲۲/۔ شلنگ وصول ہو چکے ہیں۔ آپکو اس بات کی دھن لگی رہتی ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مُنہ سے جو فرمان نکلے۔ اسپر نہ صرف فوری لبیک کہا جائے۔ بلکہ اسپر عملی لبیک بھی فوراً کہا جائے۔ تا حضور کے ارشاد کی تعمیل فوری ہو جائے۔ اور اس کے علاوہ آپنے گذشتہ اور سال رواں میں بعض غیر مسلم اور مسلم احباب کو بھی تحریک جدید میں شامل کیا۔ چنانچہ اس سال انکی طرف سے ۳۰۰/۔ شلنگ کا وعدہ تھا جسمیں سے ۱۰۵/۔ شلنگ داخل ہو چکا۔

بالآخر بیرون ہند کے احباب کو یہ عرض کرنا ہے کہ وہ کوشش کریں کہ ہر جماعت اور ہر فرد کا وعدہ ۱۱ر اکتوبر تک سوفیصدی پورا ہو جائے۔

ایک لائبریری کے لئے الفضل کی ضرورت

ایک تبلیغی لائبریری کے لئے اخبار الفضل کی ضرورت ہے۔ مخیر احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس کار خیر میں امداد فرما کر ممنون فرماویں۔ رقم اس اعلان کے حوالہ سے مینجر الفضل کے نام ارسال ہو۔

مینجر الفضل

سکنی اراضی خریدنیکا نادر موقعہ

صدر انجمن احمدیہ کے صیغہ پراویڈنٹ فنڈ کے بعض قطعات احمدیہ فارم کے بالکل متصل قابل فروخت موجود ہیں۔ ایک ایک کنال کے پلاٹ بنائے ہوئے ہیں۔ ہر قطعہ کو بیس اور دس فٹ کی دو گلیاں ہیں۔

خواہشمند احباب قیمت کا فیصلہ بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت مجھ سے کریں زیادہ سے زیادہ قیمت دینے والے کے پاس صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل کر کے اراضی فروخت کر دیجائیگی۔ موجودہ قیمتیں ۴۵۵ روپیہ ایک کنال کی ہونگی۔

منجانب (ملک) مولا بخش افسر پراویڈنٹ فنڈ

میک لائٹ

ہر دو ڈیزائنوں میں بنتا ہے

اے ماڈل:۔ بلب ہولڈر میں لگانے سے مدھم روشنی دیتا ہے۔

سی ماڈل:۔ پلگ میں لگانے کے لئے بنایا گیا ہے

میک ورکس قادیان

B. 14

Digitized By Khilafat Library Rabwah

واشنگٹن ۱۳ اگست - امریکہ کی بحری فوج ٹولاگی کے جزیرہ کے پاس تین اہم جزائر میں اتر گئی ہے۔ اور اپنی پوزیشن کو مضبوط بنا رہی ہے۔ اتحادی طیارے ٹولاگی کے ہوائی اڈوں پر برابر حملے کر رہے ہیں۔ نیوگنی اور نیو برٹن میں بھی جاپانی ٹھکانوں پر اتحادی طیاروں نے کامیاب حملے کئے۔

ماسکو ۱۳ اگست - صبح کے روسی اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ سٹالن گراڈ کی طرف بڑھنے والی جرمن فوجوں کو روسی روکنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں کلیڈ سکایا میں ایک روسی دستہ کو پیچھے ہٹنا پڑا۔ دوسرے کئی علاقوں میں روسیوں نے دشمن پر جوابی حملے کئے۔ شمالی کاکیشیا میں بھی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔ روسی فوجوں کو سخت لڑائی کے بعد قاف کے پہاڑوں کے ایک اہم درہ کے سامنے سے پیچھے ہٹنا پڑا۔ روسی فوجیں جرمنوں کو دریائے کوبان کو پار کرنے سے روک رہی ہیں۔

لنڈن ۱۳ اگست - برطانی طیاروں نے جرمنی کے مشہور شہر مائنس پر سینکڑوں ٹن بم اور لاکھوں آگ لگانے والے گولے پھینکے۔ ہمارے سولہ ہوائی جہاز اس حملہ کے بعد واپس نہ آ سکے۔ جون اور جولائی ۱۹۴۲ء میں برطانی طیاروں نے جرمنی کے مختلف شہروں پر ۱۴ ہزار ٹن بم گرائے ہیں ۱۹۴۱ء میں ۱۹۴۰ء کی نسبت ۲½ گنا زیادہ بم گرائے گئے تھے۔ اور ۱۹۴۲ء میں ۱۹۴۱ء کی نسبت چار گنا زیادہ گرائے جا رہے ہیں۔

قاہرہ ۱۳ اگست - مصر کی لڑائی کی حالت بدستور ہے۔ کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ امریکن ہوا باز بھی اب مصر کے محاذ پر پہونچ گئے ہیں۔ مارشل رومل نے جرمن ریڈیو پر مصر کی جنگ کے متعلق تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ العالمین پر جو تازہ حملہ ہوا۔ وہ بہت سخت تھا۔ اور ہمیں بڑی قربانیاں دینی پڑیں ہمارے کئی ساتھی آج ہماری صفوں میں نظر نہیں آتے۔ ہمارے سپاہیوں کو بہت مشکلات پیش آ رہی ہیں۔

لنڈن ۱۳ اگست - دشمن کی ایک آب دوز نے بحیرہ روم میں "ایگل" نامی طیارہ بردار برطانی جہاز ڈبو دیا تھا۔ اس کے ۹۰۰ جہازی بچا لئے گئے ہیں۔

چنگنگ ۱۳ اگست - چین کے سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ کل چینی فوج نے جاپانیوں کو لیخوان کی مغربی بستیوں سے نکال دیا تھا۔ جاپانیوں نے جوابی حملہ کیا۔ مگر اس کا منہ توڑ جواب دیا گیا شوسین میں دشمن کو کچھ کمک مل گئی ہے۔ اور وہ آگے بڑھنا چاہتا ہے لیکن چینی مقابلہ کر رہے ہیں۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۱۳ اگست - برطانیہ کی لیبر پارٹی نے ہندوستان کے متعلق ایک اعلان شائع کیا ہے جس میں حکومت سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ فوراً اعلان کر دے کہ ہندوستان میں سول نافرمانی بند ہوتے ہی دوستانہ بات چیت کا سلسلہ شروع کر دیا جائے گا۔ جو پوری آزادی کے ساتھ کی جائے گی۔

لنڈن ۱۳ اگست - امریکہ کے اسسٹنٹ چیف آرڈیننس آفیسر بعض ٹیکنیکل ماہروں کے ساتھ یہاں پہنچ گئے ہیں۔

الہ آباد ۱۲ اگست - آج ہندوستان کے مختلف شہروں میں جو فسادات ہوئے اس کی کچھ خبریں کل کے پرچہ میں دی جا چکی ہیں۔ اس کے علاوہ ناگپور میں بھی کانگرسیوں نے بہت اودھم مچایا۔ پولیس کی تین چوکیاں جلا دی گئیں۔ کوآپریٹو بنک اور بجلی گھر کو آگ لگانے کی کوشش کی گئی۔ ایک ریلوے میل سروس کے ڈبہ اور دو لاریوں کو بھی آگ لگا دی گئی۔ دہلی میں چنگی کی پانچ چوکیوں کو آگ لگا دی گئی۔ ایک مسلم پولیس سب انسپکٹر قتل کر دیا گیا۔ امرتسر میں شہر کے مختلف حصوں میں لیٹر بکسوں میں تیزاب ڈال کر خطوط ضائع کر دیئے گئے۔ ملتان میں ایک پولیس پارٹی پر حملہ کیا گیا۔ یہاں تین نوجوان ایک تالاب میں مردہ پائے گئے ان کی موت کے متعلق ایک مجسٹریٹ تحقیقات کریگا۔ دہلی میں جائیدادوں کو بہت نقصان پہنچا ہے کلکتہ میں ہجوم نے ٹریفک کو روک دیا۔ اور ٹراموں اور بسوں سے مسافروں کو باہر نکل آنے پر مجبور کر دیا۔ واردھا میں ایک وکیل کی سرکردگی میں بعض والنٹیروں نے عدالتوں کو جانے والے رستوں پر پکٹنگ کیا۔ وکیل کو گرفتار کر لیا گیا۔ شہر میں کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے کانپور میں ہجوم نے ڈاکخانوں پر حملے کئے۔ ٹیلیفون اور ٹیلیگراف کے تار کاٹ دیئے۔ لکھنؤ میں برطانی فوجی افسر کی کار پر حملہ کیا گیا۔ کراچی میں لاٹھی چارج سے ۴۷ آدمی زخمی ہوئے۔ مختصر عدم تشدد کے پیروؤں نے ملک میں ایک اودھم مچائے رکھا مگر آہستہ آہستہ حالات پر پوری طرح قابو پایا جا رہا ہے۔

لاہور ۱۲ اگست - معلوم ہوا ہے۔ کہ مجلس احرار نے ماتحت مجالس کو ہدایت کی ہے کہ اس وقت سول نافرمانی کی تحریک بالکل نامناسب ہے اس لئے احراری اس میں حصہ نہ لیں۔

لاہور ۱۲ اگست - اخبار پرتاپ میں ایک خبر بعنوان کانگرس ورکروں کو آغاز تحریک سے پہلے ہی گرفتار کر لیا جائے۔ اگر لنڈن کونسل میں سر فیروز خاں نون کی تجویز چھپی تھی۔ اسی طرح ایک اور خبر بعنوان کانگرس تحریک کے متعلق حکومت کیا کرے گی۔ شائع ہوئی تھی۔ ان دونوں کی بنا پر پرتاپ کی دو ہزار روپیہ کی ضمانت ضبط کر لی گئی ہے۔ اسی طرح پرتاپ کو چھاپنے والے مصری الیکٹرک پریس کی پانسو کی ضمانت ضبط کر لی گئی ہے۔

قاہرہ ۱۲ اگست - مصر کے وزیر اعظم نحاس پاشا نے ہندوستان اور برطانیہ کے مابین مفاہمت کی کوشش کی تھی۔ جو بعد از وقت ہونے کی وجہ سے کامیاب نہ ہو سکی۔

واشنگٹن ۱۲ اگست - امریکہ کے دفتر جنگ نے اعلان کیا ہے۔ کہ سالومن میں امریکن فوجوں کا حملہ پوری شدت سے جاری ہے۔

پٹنہ ۱۲ اگست - کانگرسی لیڈروں کی گرفتاریوں پر بطور احتجاج صوبہ بہار کے ایڈووکیٹ جنرل مسٹر بی۔ ایل۔ دیو سہائے نے استعفٰی دے دیا ہے۔

واشنگٹن ۱۲ اگست - یہاں اس امر کا انکشاف ہوا ہے۔ کہ جون گزشتہ میں جاپان کے وزیر اعظم جنرل ٹوجو پر ٹوکیو کے ایک محب وطن نے گولی چلا کر اسے مجروح کر دیا تھا۔

لاہور ۱۲ اگست - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ چکی ڈلہوزی روڈ ڈونڈی لا سے آگے ۳۵ میل تک، زمین دھنس جانے کی وجہ سے بند ہو گئی ہے۔ اور ۱۴ اگست تک ناقابل گذر رہے گی۔

کراچی ۱۲ اگست - حکومت سندھ نے فیصلہ کیا ہے کہ اپنے ملازموں کو یکم اگست سے زمانہ جنگ کا الاؤنس دیا جائے۔

لنڈن ۱۲ اگست - برطانیہ کا جو طیارہ بردار جہاز ایگل بحیرہ روم میں غرق ہوا ہے۔ اس کا وزن ۲۲ ہزار ٹن تھا۔ اس پر اکیس طیارے اور ۷۴۲ افسر اور جہازی تھے۔ حکومت برطانیہ نے ۱۹۲۰ء میں اسے چلی گورنمنٹ سے خرید کیا تھا۔

واشنگٹن ۱۲ اگست - بحری محکمہ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ اس وقت تک جزائر الیوشن میں جاپان کے دس جہاز غرق کئے جا چکے ہیں۔ اور گیارہ کو نقصان پہونچایا گیا ہے۔

ماسکو ۱۳ اگست - آج دوپہر کے روسی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ سٹالن گراڈ کے سامنے روسی مضبوطی سے ڈٹے ہوئے ہیں۔ شمال مغرب میں جرمنوں نے چھوٹے حملے کئے۔ مگر سب روک دیئے گئے۔ اور انہیں مار کر پیچھے ہٹا دیا گیا۔ جنوب مغرب میں کچھ جوابی حملے کر کے روسیوں نے اپنی حالت سدھار لی ہے۔ کلیڈسکایا سے سٹالن گراڈ پر بڑھنے والی جرمن فوج کو بہت نقصان پہنچایا گیا مگر اسے کمک پہنچ گئی ہے۔ کاکیشیا کے مورچہ پر جرمن دباؤ بدستور ہے۔ لیکن ان کی پیشقدمی کی رفتار مدھم پڑ گئی ہے۔ روسی قاف کی پہاڑیوں کے وسطی علاقہ میں کچھ پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ مائیکوپ کے لئے لڑائی زور سے ہو رہی ہے۔ جرمن بحیرہ اسود کی بندرگاہ نووروسک کے شمال مغرب میں دریا کو پار کرنے کے لئے پورا زور لگا رہے ہیں۔ انہوں نے کشتیوں کے دو پل بنائے تھے جنہیں تباہ کر دیا گیا۔ درونیش کے جنوب میں بہت سی جگہوں سے جرمنوں کو پیچھے ہٹا دیا گیا ہے۔ ایک روسی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ماسکو کے شمال مغرب میں بڑے پیمانہ پر لڑائی ہو رہی ہے۔ روسیوں نے ایک مقام پر قبضہ کر لیا۔ نو جرمنوں نے ۲۴ گھنٹہ میں پندرہ بار جوابی حملے کئے۔ مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ روسی طیاروں نے کریلیا میں ایک فنی ہوائی اڈہ کو برباد کر دیا۔

بمبئی ۱۳ اگست - آج ملک میں حالت کچھ سدھر گئی ہے۔ یہاں کوئی خاص واقعہ نہیں ہوا۔ جنوبی علاقہ میں قدرے کشیدگی باقی ہے۔ گاڑیاں ابھی باقاعدہ چلنا شروع نہیں ہوئیں۔ بہت سی دوکانیں بھی بند ہیں۔ دہلی میں بھی کوئی قابل ذکر واقعہ آج نہیں ہوا۔ پرانی دہلی میں کچھ دوکانیں کھل گئی ہیں۔ اور باقی کی کھلوانے کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کوشش کر رہے ہیں شہر میں پولیس اور فوج کا پوری طرح کنٹرول ہے۔ کرفیو آرڈر کی میعاد آج ختم تھی۔ مگر دو روز کے لئے اور بڑھا دی گئی۔ ناگپور میں آج کچھ جھگڑا ہوا۔ سیتابلدی میں پولیس کو گولی چلانی پڑی۔ کلکتہ میں طلباء کے ایک ہجوم کو پولیس نے منتشر کر دیا۔ سکندر آباد میں بھی کل دنگہ ہوا۔ پولیس نے ٹیر گیس استعمال کی۔

واشنگٹن ۱۳ اگست - ایک بحری اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ سالومن کے جزیرہ ٹولاگی میں جو امریکن فوج اتری تھی اسے کمک پہنچ گئی ہے۔ اور اس نے کئی مورچوں سے دشمن کو مار مار کر نکال دیا ہے۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان ہوا ہے کہ راباؤل میں جاپانی جہازوں پر کامیابی سے حملہ کیا گیا۔ ایک پندرہ ہزار ٹن وزنی جہاز پر بم گرے

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا